خداوندی پر موقوف ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کسی نہ کسی بہانہ سے قبولِ حق کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ! دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

نوبل پرائز دنیا کا سب سے بڑا علمی امتیاز و انعام ہے۔ مسلمانوں کو خصوصاً اور ہندوستانیوں کو عموماً بہت خوش ہونا چاہیے کہ امسال یہ انعام جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے ایک جواں سال و جواں بخت استاذ طبیعات ڈاکٹر محمد رضی الدین صدیقی ایم اے۔ پی ایچ ڈی کو ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی عمر ابھی صرف چونتیس سال ہے۔ آپ نے علم طبیعات پر ایک محققانہ کتاب لکھی تھی جس کو اس سال کی اس فن میں بہترین کتاب تسلیم کیا گیا، اور اس اعتراف کا اظہار نوبل پرائز کی شکل میں ہوا ہے۔ آپ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں پہلے مسلمان ہیں جن کو یہ انعام ملا ہے۔ ہندوستان میں آپ سے پہلے ڈاکٹر ٹیگور، اور سر رامن کو نوبل پرائز مل چکے ہیں لیکن اتنی کم عمری میں یہ انعام کسی کو نہیں ملا۔ ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کو ان کی اس شاندار کامیابی پر دل سے مبارکباد دیتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارے دوسرے نوجوانوں میں بھی اسی طرح علمی امتیاز حاصل کرنے کا شوق و ولولہ پیدا ہو کہ دراصل یورپ کی ترقیات میں خذ ما صفا کا صحیح مصداق یہی ہے۔

افسوس ہے ہماری بزم ادب و شعر طرز قدیم کے اساتذۂ شعر و سخن سے خالی ہوتی جا رہی ہے، اور جو یہاں سے جاتا ہے، اپنا قائم مقام چھوڑ کر نہیں جاتا۔ چند مہینے ہوئے، خواجہ عشرت لکھنوی جو بیگماتی اور ٹکسالی زبان لکھنے میں اپنی دو ایک ہی نظیریں رکھتے تھے، داغ مفارقت دے گئے تھے کہ اب اردو کے ایک مشہور استاذِ سخن حضرت احسن مارہروی کے انتقال پُر ملال کی خبر آئی ہے